Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com

Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

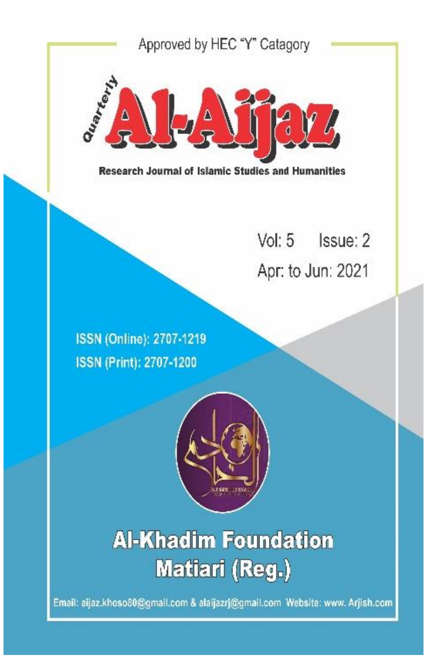
Approved by HEC "Y" Catagory
Quarterly
Al-Aijaz
Research Journal of Islamic Studies and Humanities
Vol: 5 Issue: 2
Apr: to Jun: 2021
ISSN (Online): 2707-1219
ISSN (Print): 2707-1200
Al-Khadim Foundation
Matiari (Reg.)
Email: aijaz.khoso80@gmail.com & alaijazrj@gmail.com Website: www. Arjish.com

TOPIC:

A Critical Study on the Methodology of Ibn Abdulbar in his Book Al-Istī'āb Fī M'rifat Al-AsḤāb

AUTHORS:

1. Iftikhar Hussain, Lecturer, IMCB, F.10/4, Islamabad.
Email: iftikhar5544@gmail.com
2. Prof. Dr. Ali Asghar Chishti, HoD, Islamic Studies, Hitech University, Taxila.
Email: chishtisabri.aiouisb@gmail.com

How to cite:
Hussain, I. ., & Chishti, . A. A. (2021). Urdu-7 A Critical Study on the Methodology of Ibn Abdulbar in his Book Al-Istī'āb Fī M'rifat Al-AsḤāb. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *5*(2), 88-98.
https://doi.org/10.53575/Urdu7.v5.02(21).88-98

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/248

QR Code

Vol: 5, No. 2 | April to June 2021 | Page: 88-98

Published online: 2021-05-01

"الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب" میں حافظ ابن عبدالبرؒ کے اسلوب و منہج کا تجزیاتی مطالعہ

A Critical Study on the Methodology of Ibn Abdulbar in his Book Al-Istī'āb Fī M'rifat Al-AsḤāb

Iftikhar Hussain[*]
Prof. Dr. Ali Asghar Chishti[**]

Abstract
The study of the Khair-ul-Quroon is greatly important for the comprehension of the Quran and Sunnah, as it presents a complete picture of the ideal Islamic society where all the commandments of Allah were being revealed and practiced. This study becomes more important for the researchers, scholars, and students of Islamic Studies. There are number of books about the era of the Holy Prophet ﷺ and about the lives of his companions. However, one needs to rely on and study the sources that are authentic, precise, and relevant. This selection can be made easy if the research methodologies and distinctive features of different sources are known in anticipation. That is the reason that the articles on the research methodologies of renown authors are always of great worth. Al-Istī'āb, like its name is a comprehensive book on the lives of Rasulullah's ﷺcompanions and is meant to describe the whole era of the Holy Prophet ﷺ. None of the later writers on the lives of companions could remain without taking the said book as a principal source for their books. This research article will help the research scholars and the students of ḥadith and seerah to know about the significant source and its methodology. The article may also help the researchers to find some new aspects of research in Al-Istī'āb fī m'rifat Al-asḥāb.

Keywords: Al-Istī'āb, Asḥāb, Ibn e Abdulbar, research methodology

مطالعۂ تراجم کی اہمیت

علم تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت اور تاریخ اسلام کے طلباء کے لئے تراجم صحابہ پر لکھی گئی کتب سے استفادہ ایک بنیادی ضرورت ہے۔ مختلف آیات کے شان نزول، احادیث کے اسباب ورود، فقہ الاحادیث اور مرسل و مسند روایات کی معرفت صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی زندگیوں کا مطالعہ کئے بغیر ممکن نہیں۔ نیز کسی بھی دین سے تعلق رکھنے والے علماء اپنے انبیاء کے اصحاب کے حالات زندگی کی معرفت ضرور رکھتے ہیں کیونکہ یہ اصحاب، نبی اور امت کے درمیان واسطہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ دین کے صحیح فہم اور کامل ہدایت کے حصول کے لئے ان مقدس ہستیوں کے اسوۂ حسنہ کی معرفت اور اقتداء بھی ضروری ہے۔

سیر صحابہ اور ان کے تراجم پر متعدد کتب مختلف مقاصد اور اسالیب کے تحت لکھی گئی ہیں۔ اب طلباء اور محققین کو اس کی ضرورت پڑتی ہے کہ انہیں مختلف فنون کی معتبر کتابوں کے اسالیب و مناہج اور خصوصیات کا علم ہو۔ "الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب" بھی ایسی ہی ایک گرانقدر اور بلند پایہ شاہکار ہے جس کا عمیق مطالعہ نہ صرف تراجم صحابہ پر مستند اور مفید آگاہی فراہم کرتا ہے بلکہ تفسیر، حدیث، سیرت النبی ﷺ، فقہ،

---

[*] Lecturer, IMCB, F.10/4, Islamabad

[**] HoD, Islamic Studies, Hitech University, Taxila.

عربی ادب کا بیش بہا ذخیرہ بھی قارئین کو فراہم کرتا ہے۔

صاحب الاستیعاب حافظ ابن عبدالبرؒ کا تعارف

آپ کا نام یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبیّ ہے۔ ابو عمر اور ابن عبد البر کی کنیت سے معروف ہیں۔ ۲۵ ربیع الثانی ۳۶۸ ہجری کو قرطبہ میں پیدا ہوئے۔[1] اس وقت قرطبہ علم و ثقافت کا مرکز اور تشنگان علم کے لئے مرجع کی حیثیت رکھتا تھا۔ آپ نے بھی نامی گرامی اساتذہ سے کسب فیض کیا اور حدیث، فقہ اور تاریخ میں اپنے ہم عصر علماء سے سبقت حاصل کرلی۔ علم حدیث میں آپ کی دسترس کا یہ عالم تھا کہ حافظ المغرب اور بخاری المغرب کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کے علمی قد و کاٹھ کا اندازہ آپ کی کثیر اور متنوع تصنیفات اور ان کی مقبولیت سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ ۹۵ سال کی عمر میں ۴۶۳ ہجری میں وصال ہوا۔[2]

ابن عبدالبرؒ کا اہل علم کے ہاں مقام

یوں تو علماء کی ایک بڑی تعداد نے آپ کی علمی کاوشوں کی تحسین و ستائش کی ہے لیکن یہاں چند حوالوں پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

حمیدی لکھتے ہیں کہ "ابو عمر فقیہ ہیں، حافظ الحدیث اور کثیر الروایہ ہیں، قراءات و اختلاف قراءات کے عالم، علوم الحدیث اور اسماء الرجال کے ماہر اور قدیم السماع ہیں۔"[3]

اُبوالقاسم بن بشکوال کہتے ہیں کہ "(ابن عبدالبرؒ) وقت کے امام اور وحید الدھر تھے۔"[4]

ابوالولید باجیؒ فرماتے ہیں کہ "اندلس میں فن حدیث میں ابو عمر بن عبدالبر کے برابر کوئی نہیں۔ اور اہل مغرب میں سے سب سے بڑے حافظ الحدیث ہیں۔"[5]

علی ابن حزم اندلسی فرماتے ہیں کہ "فقہ الحدیث کے میدان میں ان کے برابر بھی سرے سے کوئی نہیں تو ان سے اچھا کیسے ہو گا؟"[6]

اہم تصنیفات

صاحب الاستیعاب کی کثیر الموضوعات اور بلند پایہ تصانیف خود ان کے علمی مقام کی معترف ہیں۔ آپ نے قراءت، تجوید، تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، فرائض تاریخ اور دیگر فنون میں بے مثال کتب تحریر فرمائیں۔ ان میں سے چند اہم تصنیفات درج ذیل ہیں۔

- الاستیعاب في معرفة الأصحاب۔
- الإشراف على ما في أصول فرائض المواريث من الإجماع والاختلاف۔
- الانتقاء في فضائل الثلاثة الأئمة الفقهاء۔
- بهجة المجالس وانس المجالس وشحذ الذاهن والهاجس۔
- جمهرة الأنساب۔
- الاستذكار الجامع لمذاهب فقهاء الأمصار وعلماء الأقطار۔

- الاكتفاء في قراءة نافع وأبي عمرو بن العلاء بتوجيه ما اختلف فيه۔
- التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد۔
- الدرر في اختصار المغازي والسير۔
- القصد والأمم في التعريف بأصول أنساب العرب والعجم۔
- تجريد التمهيد في الموطأ من المعاني والأسانيد۔
- الإنباه على قبائل الرواة۔
- الكافي في فقه أهل المدينة۔[7]

تعارف واہمیت کتاب

تراجم وتاریخ صحابہ پر لکھی گئی جن کتابوں کو علماء اور مؤرخین کے ہاں بہت پذیرائی ملی ہے ان میں سے ایک "الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب" ہے۔ یہ کتاب بعض مطابع سے چار جلدوں میں اور بعض میں دو اور ایک جلد میں بھی طبع ہوئی ہے اور اس کتاب میں 3502 صحابہ کرام اور 251 صحابیات کے حالات الف بائی ترتیب سے جمع کئے گئے ہیں۔[8]

ابن حجر عسقلانیؒ نے اپنی کتاب "الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ" میں الاستیعاب کو بنیادی مرجع کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اسی طرح علامہ ابن الاثیرؒ نے اپنی تراجم صحابہ پر لکھی گئی مشہور کتاب "اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ" میں جن چار متون کو اساس بنایا ہے ان میں سے ایک حافظ ابن عبد البرؒ کی یہی کتاب بھی ہے۔ ابن الاثیرؒ نے الاستیعاب کے اسلوب کو دیگر کتب سے فائق قرار دیا ہے۔

الاستیعاب کے مصادر و مآخذ

صاحب الاستیعابؒ نے اس کتاب میں اہل سیر وتاریخ اور ماہرین آثار وانساب کے مشہور و معتبر اقوال پر اعتماد کیا ہے اور ان بنیادی مصادر کے نام اور ان سے اخذ کے طرق کتاب کے مقدمہ میں ذکر کئے ہیں۔ ان مصادر میں مغازی موسی بن عقبہؒ، سیرت ابن إسحاقؒ، طبقات بن سعدؒ کاتب الواقدي، تاریخ الواقديؒ، کتاب ابن أبي خثیمۃؒ، امام بخاریؒ کی کتاب الکبیر في تاریخ المحدثین، خلیفۃ بن خیاط اور زبیرؒ بن أبي کی کتب، ابوالعباس محمدؒ بن إسحاق بن إبراھیم السراج کی کتاب التاریخ، ابو جعفر طبری کی "ذیل الذیل" دولابیؒ کی "المولد والوفاۃ" ابو علي بن عثمانؒ بن السکن کی کتاب "الحروف في الصحابۃ"، ابو محمد عبداللہ بن محمدؒ الجارود کی "کتاب الآحاد"، ابو جعفر عقیلي محمدؒ بن عمرو بن موسی، ابن أبي حاتم الرازيؒ، ازرق، دولابي اور بغوي کی معرفت صحابہ پر کتب شامل ہیں۔[9] ان مصادر سے الاستیعاب کی استناد اور قدر و قیمت خوب واضح ہو جاتی ہے۔

الاستیعاب میں شامل اہم ضمنی مباحث

الاستیعاب میں تراجم وانساب کے ضمن میں متعدد فنون کے حوالے سے بیش قدر مواد موجود ہے۔ جس میں سب سے نمایاں فن سیرت ہے۔

کتاب کے آغاز میں جامع و مختصر سیرت رسول ﷺ مستقلاً لکھی ہے اور تراجم صحابہ رضی اللہ عنہ میں بھی سیرت رسول ﷺ پر بکثرت مواد ہے۔ دوسرا نمایاں فن تفسیر کا ہے جس میں قرآنی آیات کے اسباب نزول، مصداقات اور بعض تفسیری نکات پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ اکثر احوال رواۃ کے ضمن میں احادیث کا بھی ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ اسی طرح موقع بموقع اشعار اور فقہی توجیہات بھی بکثرت ملتی ہیں۔

کتاب کی تقطیع

ابن عبدالبرؒ نے کتاب کے مقدمہ میں صحابہ کرام کے فضائل و مناقب پر آیات و آثار کی روشنی میں بڑی مدلل و مفصل گفتگو فرمائی ہے اس کے بعد کتاب کی تالیف کا مقصد اور اہمیت واضح کی ہے۔ کتاب کا آغاز نبی اکرم ﷺ کی مختصر سیرت سے کیا ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام کے تراجم حروف تہجی کے اعتبار سے لکھے ہیں لیکن اس میں صرف حرف اول کا اعتبار کیا ہے۔ چنانچہ ابان رضی اللہ عنہ کا ترجمہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کے بعد ہے و علی ھذاالقیاس۔ اس کے بعد کنیت کے اعتبار سے صحابہ کے تراجم، پھر اسماء کے اعتبار سے صحابیات کے تراجم اور آخر میں کنیت کے اعتبار سے صحابیات کے تراجم ذکر کیے ہیں۔

الاستیعاب میں ابن عبدالبرؒ کا اسلوب و منہج

1. انتخاب تراجم

علامہ ابن عبدالبرؒ نے اپنے مقدمہ میں یہ وضاحت خود کر دی ہے کہ کن شرائط اور معیارات پر کن کن اصحاب کے تراجم کو اس کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ چنانچہ آپ رقمطراز ہیں۔

"میں نے اس کتاب میں صرف ان اصحاب کے ذکر پر اکتفاء نہیں کیا جن کی صحبت اور مجالست ثابت ہے بلکہ ان کا بھی تذکرہ کیا ہے جنہوں نے نبی ﷺ سے ایک دفعہ بھی ایمان کی حالت میں ملاقات کی ہو یا ایک مرتبہ دیدار کیا ہو یا آپ ﷺ سے کوئی ایک بات ہی سن کر آگے نقل کی ہو اور ہم تک متصلاً پہنچی ہو۔ اسی طرح وہ بھی جو آپ ﷺ کے زمانے میں مسلم والدین کے ہاں پیدا ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں دعا دی ہو یا انہیں دیکھا ہو اور بابرکت بنایا ہو وغیرہ اور وہ بھی جنہوں نے آپ ﷺ کے پاس زکوۃ بھیجی ہو اور خود حاضر نہ ہو سکے ہوں۔ اور اس ساری تفصیل سے اس قرن (خیر القرون) کی تکمیل ہو سکے گی جس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا ہے۔"[10]

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ابن عبدالبرؒ کے مد نظر یہ تھا کہ خیر القرون کی مکمل تفصیلات قارئین کے سامنے ہوں۔ اس لیے آپ نے خیر القرون کے ان لوگوں کو بھی کتاب میں شامل فرمایا ہے جن پر صحابی کی تعریف صادق نہ آتی ہو۔ چنانچہ درج ذیل قسم کے رجال بھی آپ کی کتاب کا حصہ ہیں۔

- ایسے راوی جو آپ ﷺ کی زندگی میں مسلمان تھے لیکن آپ ﷺ سے ملاقات نہ کر سکے۔ جیسا کہ احنفؒ بن قیس نبی اکرم ﷺ کے قاصد کی دعوت پر اسلام لے آئے تھے۔ لیکن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے حق میں دعا فرمائی تھی اللھم اغفر للأحنف۔ ابن عبدالبرؒ لکھتے ہیں۔

"ہم نے اپنی اس کتاب میں احنف کا ذکر اپنی اس شرط کی بناء پر کیا ہے کہ ہم اس میں ہر اس مسلمان کا ذکر کریں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مسلمان تھا (اگرچہ وہ صحابی نہ ہوں)۔[11]"

- اسی طرح وہ لوگ بھی اس کتاب میں شامل کئے گئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے پہلے مسلمان والدین کے ہاں پیدا ہوئے ہوں یا پیدائش کے بعد انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حصول تبرک یا دعاء کے لئے لایا گیا ہو اور ان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سماع یا صحبت کا موقع نہ ملا ہو۔ جیسا کہ اسعد بن سھل انصاری جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے دو سال پہلے پیدا ہوئے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دعا دی اور ان کا نام رکھا۔ ان کے بارے میں ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں "ہم نے ان کا تذکرہ صرف اس لئے کیا ہے کہ انہیں پیدا ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا تھا۔ اور یہ ہماری کتاب کی شرائط میں سے ہے۔[12]"
- اسی طرح وہ اشخاص جنہوں نے جاہلیت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا ہو لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام قبول کیا ہو تو باوجود تابعین میں شمار ہونے کے ان کے تراجم بھی اس کتاب کا حصہ ہیں۔ مثلاً جبیرؒ بن نفیر جنہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں اسلام قبول کیا۔[13]
- جن حضرات کا صحابی ہونا مختلف فیہ ہو لیکن انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہ راست روایت نقل کی ہو تو ان کا تذکرہ فرما کر ان کا مقام واضح کر دیتے ہیں جیسے اسلم بن بجرہ انصاریؒ[14] اور جبیر بن الحویرث[15] کے بارے میں ابن عبد البرؒ نے "وفي صحبته نظر" کے تاثرات قلمبند کیے ہیں۔

2. اختصار

ابن عبد البرؒ نے اس کتاب کے مرتب کرنے کی ایک وجہ یہ بیان کی ہے کہ دیگر تراجم کی کتب سے طوالت کے باعث استفادہ مشکل ہوتا ہے۔ چنانچہ الاستیعاب کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں۔

"بہت سے علماء نے اس (فن تراجم) میں کتابیں لکھی ہیں اور میں نے جب ان کی تحریروں میں تامل کیا تو اندازہ ہوا کہ انہوں نے انساب کی تفصیل میں بہت زیادہ طوالت، کثرت اور تکرار سے کام لیا ہے۔ اسی طرح روایات کے مخارج و طرق میں تطویل سے کام لیا ہے اور اگرچہ اپنی جگہ اس کی بھی وجہ ہے لیکن یہ ایسے شخص کے لئے ضرورت سے زیادی تفصیل ہے جس کا مقصود و مطلوب صرف اصحاب کے نام اور زندگیوں کی معرفت حاصل کرنا ہو۔ اس ساری طوالت کے باوجود بعض ان ذرائع سے ان مصنفین نے اعراض کیا جو صحابہ کے مراتب کی معرفت کے لئے ضروری ہیں۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ میں یہ تمام چیزیں جمع کروں اور مختصر کر کے پیش کروں۔[16]"

چنانچہ اکثر نام و نسب ذکر کرنے کے بعد بس ایک جملے پر اکتفاء کرتے ہیں۔ جیسا کہ اوس رضی اللہ عنہ بن ارقم کے نسب کے بعد بس اتنا تبصرہ کیا کہ احد کے دن شہید ہوئے۔[17] اسی طرح اشیم ضبابی رضی اللہ عنہ کا نسب بھی ذکر نہیں فرمایا بلکہ اتنا تبصرہ فرمایا ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں وفات پا گئے تھے۔[18]

3. ضروری اور مقصودی معلومات کا احاطہ

ابن عبدالبرؒ نے تراجم کی تحقیق و معرفت پر اختصار کے ساتھ ساتھ جامعیت اور ضروری معلومات کا احاطہ کرنے کی بھی بھرپور کوشش کی ہے اور بہت زیادہ روایات نقل کرنے، ان کے متعدد طرق ذکر کرنے، یا علل پر بحث کرنے سے احتراز کیا ہے۔ آپ کے اس اسلوب کی تحسین علامہ ابن الاثیرؒ نے اس انداز میں کی ہے۔

"میں نے دیکھا کہ ابو عمر (حافظ ابن عبدالبرؒ) انساب، احوال، مناقب اور وہ تمام معلومات جو اس صحابی کی پہچان کرا سکیں، ذکر کر کے غایت تحقیق تک لے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ یہ فلان کے بھائی کا بیٹا ہے، فلاں کے چچا کا بیٹا ہے، یا فلاں واقعے والا ہے۔ اور تعارف کرانے میں یہی بات تو مطلوب ہوتی ہے باقی احادیث، ان کے طرق اور علل ذکر کرنا کتب حدیث کے زیادہ لائق ہے۔"[19]

چنانچہ ابن عبدالبرؒ کسی صحابی کے ترجمہ میں عام طور پر درج ذیل معلومات ذکر فرماتے ہیں۔

○ نام و نسب کی تفصیل

صحابی کا نام و نسب ذکر کرتے ہیں۔ نام یا نسب یا کنیت میں کچھ اختلاف ہو تو ذکر کرتے ہیں اور اکثر اصح قول بھی واضح کرتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر بریدہ اسلمی کا ترجمہ ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

"بريدة الأسلمي، هو بريدة بن الحصيب بن عبد الله بن الحارث ابن الأعرج بن سعد بن رزاح بن عدي بن سهم بن مازن بن الحارث بن سلامان ابن أسلم بن أفصى بن حارثة بن عمرو بن عامر، يكنى أبا عَبْد الله، وقيل يكنى أبا سهل، وقيل أبا الحصيب، وقيل يكنى أبا ساسان، والمشهور أبو عَبْد الله" [20]

یہاں کئی کنیتیں ذکر فرما کر مشہور کنیت کی تصریح کر دی ہے۔ اسی طرح بشیر بن یزید کے ترجمہ میں ایک قول یہ بھی ذکر کیا کہ انہیں یزید بن بشیر لکھا گیا ہے لیکن پہلے قول کی تصحیح بیان فرمائی ہے۔[21]

○ مشہور شخصیت کے ذریعے تعارف

کبھی صحابی کے اپنے نسب کی بجائے اس کے بھائی، بیٹے یا پوتوں وغیرہ میں سے کسی نامور شخصیت کے ذریعے ان کا تعارف کراتے ہیں یا ان رشتہ داروں کا تذکرہ کرتے ہیں جن سے کوئی روایت ذکر ہو۔ جیسے اسود کے تعارف میں فرمایا، "الأسود والد عامر بن الأسود[22] " اسی طرح بکر بن امیہ ضمری کے بارے میں فرمایا" بكر بن أمية الضمري،أخو عمرو بن أمية"[23] .اسی طرح بجر بن ضبع کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"ان (بجر) کی اولاد میں سے ابو بکر السمین ہیں جو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہد میں دمیاط کے والی تھے۔ اسی طرح ان کی اولاد میں مروان بھی ہیں جو شاعر اور بڑے فصیح و بلیغ ہیں۔"[24]

○ اولیات و خصائص صحابہ رضی اللہ عنہ

کسی صحابی کو کوئی خاص فضیلت یا اولیت حاصل ہو تو اس کا خصوصی تذکرہ کرتے ہیں۔ مثلاً براء رضی اللہ عنہ بن اوس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نماز کے لیے (مکہ میں بھی) استقبال قبلہ کیا اور سب سے پہلے انہوں نے ہی ایک تہائی کی وصیت کی۔ [25]

○ حلیہ وغیرہ کی تفصیل

اسی طرح اگر کسی صحابی کے حلیہ وجسامت کی تفصیل بھی منقول ہو تو ذکر کرتے ہیں۔ مثالیں ملاحظہ ہوں۔

"زبیر رضی اللہ عنہ گندمی رنگ کے، درمیانی ضخامت اور ہلکی ڈاڑھی والے تھے۔"[26]

حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بن عوف کے بارے میں واقدیؒ کا قول نقل فرماتے ہیں۔

"آپ دراز قد، معمولی کبڑے، سرخی سے لبریز سفید رنگ، خوبصورت چہرے اور نرم جلد کے مالک تھے۔ آپ کی ڈاڑھی اور سر کے بالوں کا رنگ تبدیل نہیں ہوا تھا یعنی سیاہ تھا۔"[27]

4. شان نزول/مصداقات قرآنیہ

اگر کسی صحابی کو کسی آیت قرآنی کا مصداق قرار دیا گیا ہو یا کسی آیت کے سبب نزول کا تعلق اس صحابی سے ہو تو اس کی تصریح فرما دیتے ہیں۔ جیسے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۱۲۲ میں "أو من کان میتا فأحییناہ وجعلنا لہ نورا یمشي بہ في الناس"[28] کا مصداق عمار بن یاسر کو اور "کمن مثلہ في الظلمات لیس بخارج منھا"[29] کا مصداق أبو جھل بن ھشام کو قرار دیا ہے۔ [30]

اسی طرح سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۰۰، "ومن یخرج من بیتہ مھاجرا إلی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع أجرہ علی اللہ" (ترجمہ: جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں نکلا اور اس کو موت نے آن لیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ (کے بارے میں واضح فرمایا ہے کی یہ آیت خالد بن حزام کے بارے میں نازل ہوئی جو دوسری ہجرت حبشہ کے موقع پر راستے میں ہی انتقال کر گئے تھے۔ [31]

5. اشعار سے استدلال وتوضیحات

علامہ ابن عبد البرؒ نے اس کتاب میں بڑی تعداد میں اشعار بھی ذکر کیے ہیں۔ یہ وہ اشعار ہوتے ہیں جو کسی صحابی سے منسوب ہوں یا ان کے بارے میں یا کسی حادثے کے بارے میں کہے گئے ہوں یا ان اشعار سے کسی قول پر استدلال بنتا ہو یا کسی واقعے کی تصدیق ہوتی ہو۔ مثلاً اسماء بن ریان جرمی کے حق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک قضیے کا فیصلہ فرمایا، اس واقعے پر استدلال حافظ ابن عبد البرؒ نے اسماء کے اشعار سے کیا ہے۔ [32] اسی طرح سعید بن اسود کی شان میں کسی عورت نے اشعار کہے تو وہ بھی نقل فرمائے ہیں۔ [33]

6. نقل روایات کا اسلوب

ما قبل ذکر ہو چکا کہ ابن عبد البر ہر صحابی کی تمام مرویات اور ان کی علل وغیرہ کی بحث میں زیادہ نہیں پڑتے۔ البتہ طبقات ودرجات کی معرفت کے لیے یہ وضاحت کر دیتے ہیں کہ کس صحابی سے کس نے روایت نقل کی ہے یا انہوں نے کس کس سے نقل کی ہے۔ کس کا سماع کس کس

سے ثابت ہے۔ اکثر ان کی ایک آدھ روایت یا اس کا اشارہ بھی ذکر کرتے ہیں لیکن کبھی کبھی بس اتنا ذکر کرتے ہیں کہ اس راوی سے ایک حدیث منقول ہے۔ چنانچہ حضرت جنادہ بن امیہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ان سے اہل مدینہ میں سے بسر بن سعید اور مصریین میں سے مرثد بن عبداللہ، ابو قبیل معافری، شییمبن بیتان، یزید بن صبیح اور حارث بن یزید نے روایات لی ہیں۔[34] اسی فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے تمام بیٹوں سے روایات منقول ہیں۔[35]

7. روایات کی فقہی توجیہ

کسی واقعے پر اگر کوئی فقہی اشکال ہو تو اس کی مناسب توجیہ بھی کر دیتے ہیں۔ مثلاً اسود حبشی جو کہ ایک یہودی کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کے پاس اس یہودی کی بکریاں تھیں۔ نبی کریم ﷺ سے دریافت کرنے پر ان بکریوں کو واپس کرنے کا حکم ملا۔ اس بارے میں ابن عبدالبرؒ نے یہ تبصرہ فرمایا۔

إنما رد الغنم واللہ أعلم إلى حصن مصالح أو قبل أن تحل الغنائم.[36]

8. اسناد پر تبصرہ

حافظ ابن عبدالبرؒ جب احادیث نقل کرتے ہیں تو انتہائی اختصار کے ساتھ اس حدیث کا حکم بھی واضح کرتے ہیں۔ جیسے ابو ہند داری سے حدیث نقل کر کے اس پر "وليس هذا الإسناد بالقوى" کا حکم لگایا ہے۔.[37] ایک دوسرے مقام پر اسلم بن بجرہ کی روایت کی تضعیف کر کے سبب ضعف بھی واضح کیا ہے۔.[38]

9. اصلاح اغلاط

اگر کسی مؤرخ نے کسی کا ترجمہ بیان کرتے وقت خلط یا کوئی اور غلطی کی ہو تو بڑی دقیق تحقیق سے ان کی غلطی واضح کرتے ہیں۔ مثلاً امام بخاریؒ نے ابو ہند داری رضی اللہ عنہ کو تمیم داری رضی اللہ عنہ کا بھائی قرار دیا تو تفصیل سے بحث کر کے اس غلطی پر متنبہ کیا ہے۔[39] اسی طرح خلیفہؒ بن خیاط کے بشیر بن یزید کے نسب میں ذکر کردہ التباس کو دور کیا ہے۔"[40]

10. غرائب کی وضاحت

ابن عبدالبرؒ نے بوقت ضرورت اصطلاحات یا غرائب کی وضاحت بھی فرمائی ہے۔ مثلاً لفظ حواری کے مفہوم اور اطلاق کے بارے میں درج ذیل تحقیق فرمائی ہے۔

"وقال محمد بن سلام: سألت يونس بن حبيب عن قوله صلى الله عليه وسلم: " حواريي الزبير " .

فقال: من خلصائه.۔۔۔"

محمد بن سلام کہتے ہیں میں نے یونس بن حبیب سے رسول اللہ ﷺ کے قول "حواريي الزبير" کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ خلصاء (خاص ترین لوگ) مراد ہے۔

علی بن مغیرہ کہتے ہیں حواری جگری دوست کو کہتے ہیں۔ اور انہوں نے جریر کے شعر سے استشہاد کیا ہے۔"[41]

اس کے علاوہ مددگار اور مقرب دوست کے اقوال بھی نقل کیے ہیں۔ اس کے بعد حواریین کے اطلاقات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تمام حواری قریش میں سے ہیں جن میں عشرہ مبشرہ کے علاوہ حضرت حمزہ، جعفر، اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم اجمعین شامل ہیں۔[42]

نتائج وسفارشات

- الاستیعاب اپنے اسلوب و منہج، خصوصیات، استناد اور علمی مقام کے اعتبار سے ایک بے نظیر مصدر رہے۔
- ابن عبدالبرؒ نے اس کتاب کو سہل الاستفادہ اور اقرب الی المقصود کے تحت اختصار کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ مکمل احادیث، ان کے متعدد طرق اور علل پر بحث کرنے کی بجائے مقصودی چیزوں پر اکتفاء کیا ہے۔ یہاں آپ نے یہ بھی خیال رکھا ہے کہ تفصیل و تفتیش کا طالب اگر چاہے تو وہ آپ کی فلاں فلاں کتاب میں یہ بحث یا اس کی تفصیل ملاحظہ کر سکتا ہے۔
- ابن عبدالبرؒ کو یہ کمال حاصل ہے کہ نہایت عمدہ طریقے سے طوالت سے اجتناب بھی کیا ہے اور تمام ضروری اور مفید معلومات کا احاطہ بھی۔
- آپؒ نے نبی اکرم ﷺ کے زمانے کی تمام معلومات کے احاطے کی خاطر بہت سے ان اشخاص کو بھی اپنی کتاب میں جگہ دی ہے جن پر اگرچہ صحابی کا اطلاق نہیں ہوتا لیکن وہ آپ ﷺ کے زمانے میں یا بعد میں مسلمان ہو گئے ہوں۔
- الاستیعاب کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ پر ایک مختصر مگر معتبر انسائکلوپیڈیا کی حیثیت حاصل ہے۔ مثلاً جس جس صحابی کو جس جس کام میں اولیت حاصل ہو اس کی وضاحت موجود ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کے موذنین، قاصدین، شعراء، مبلغین، نائبین، غلام، باندیاں، اصحاب صفہ، آپ ﷺ کی دعا لینے والے، جن کا نام آپ ﷺ نے رکھا یا تبدیل کیا، جن کے درمیان میں کوئی فیصلہ فرمایا، الغرض ایسے بیش بہا پہلوؤں کے اعتبار سے فہارس تیار کی جاسکتی ہیں یا پہلے سے موجود اس نوعیت کے کاموں کی توثیق و تنقید الاستیعاب جیسے مضبوط مصدر کی روشنی میں کی جاسکتی ہے۔
- الاستیعاب میں تفسیری روایات بالخصوص اسباب نزول اور آیات قرآنیہ کے مصداقات کے حوالے سے وافر مواد موجود ہے۔ احادیث کی ایک بڑی تعداد بھی اس کتاب کا حصہ ہے۔ جن کے ساتھ حکم الحدیث بھی اکثر مذکور ہوتا ہے۔ یوں احادیث مرفوعہ اور مرسلہ کے درمیان فرق کرنے کے لیے اور طبقات رواۃ کو سمجھنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔ اسی طرح الاستیعاب مباحث سیرت کا بھی ایک شاندار مصدر رہے اور فہم سیرت اور فہم دین کی غرض سے اس کتاب سے استخراج مباحث سیرت ایک اہم کام ہے۔ اس کے علاوہ علم فقہ اور ادب کا بھی مناسب ذخیرہ اس کتاب میں شامل ہے جس کو ابن عبدالبرؒ کثیر الجہت مقاصد کے لئے ذکر کیا ہے۔
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے تعارف کے لئے جو طرز ابن عبدالبرؒ نے اختیار کیا ہے۔ اس سے نہ صرف اس راوی کے نسب و قبیلہ کا پتہ چلتا ہے بلکہ مختلف پہلوؤں کے بارے میں دی گئی تفصیل خیر القرون کی مکمل تصویر قاری کے سامنے آجاتی ہے۔ اس منہج سے جدید

محققین بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

References

---

[1] Ibn Khalqan, Abu al Abbas Ahmed bin Muhammad bin Ibrahim bin Abu Bakar, V. 7, p. 71, 1972, Beirut.

[2] Al Zahbi, Shamsudin Muhammad bin Ahmed bin Usman al Zahbi, Seer Aelam al Nibla, V. 18, p. 160, 1422 AH.

[3] Ibn Farhoon, al Debaj al mazhab fi muarifat aeyan ulama al mazhab, V.2, p. 367, 1972 Madinah Munawarah.

[4] Ibn Bashkwal, Abu al Qasim Khalf bin Abdul Malik, V.1, p. 121, 1989, Darul kutub al Egypt, Seer Aelam al Nibla, V. 18, p. 157.

[5] Al Silat, Ibn Bashkwal, V.1, p. 120.

[6] Al Silat, Ibn Bashkwal, V.1, p. 121.

[7] Al Zarkali, Khairudin, Al Aelam, p. 240, V. 8, 2002, Darul Ilim Lilmlayeen.

[8] Maktaba Darul uloom Beirut see ye kitab aik jild main shaya hoi hee jis ke tahqeeq wo takhreej Adil Murshid nee ki hee.

[9] Ibn Abdul Rab, Al Istieab fi muarifat al ashab, muqadima, p. 7-8, 2002, Beirut.

[10] Ibid.

[11] Al Istieab, p. 45.

[12] Al Istieab, p. 27.

[13] Al Istieab, p. 69.

[14] Al Istieab, p. 28.

[15] Al Istieab, p. 70.

[16] Al Istieab, p. 7.

[17] Al Istieab, p. 37.

[18] Al Istieab, p. 43.

[19] Ibn Aseer, Abu al Hassan, Izuddin, Ali bin Abu al Karam Muhammad al Jazrari, Asad al Ghabat, p. 2, Darul fikar, Beirut, 1989.

[20] Al Istieab, p. 56.

[21] Al Istieab, p. 54.

[22] Al Istieab, p. 29.

[23] Al Istieab, p. 54.

[24] Al Istieab, p. 57.

[25] Al Istieab, p. 47.

[26] Al Istieab, p. 151.

[27] Al Istieab, p. 256.

[28] Surat al Inam: 122.

[29] Ibid.

[30] Al Istieab, p. 351.

[31] Al Istieab, p. 128.

[32] Al Istieab, p. 28.

[33] Ibid.
[34] Al Istieab, p. 74.
[35] Al Istieab, p. 59.
[36] Al Istieab, p. 28.
[37] Al Istieab, p. 57.
[38] Al Istieab, p. 28.
[39] Al Istieab, p. 57.
[40] Al Istieab, p. 54.
[41] Al Istieab, p. 151.
[42] Ibid.